طبقاتِ ابنِ سعد

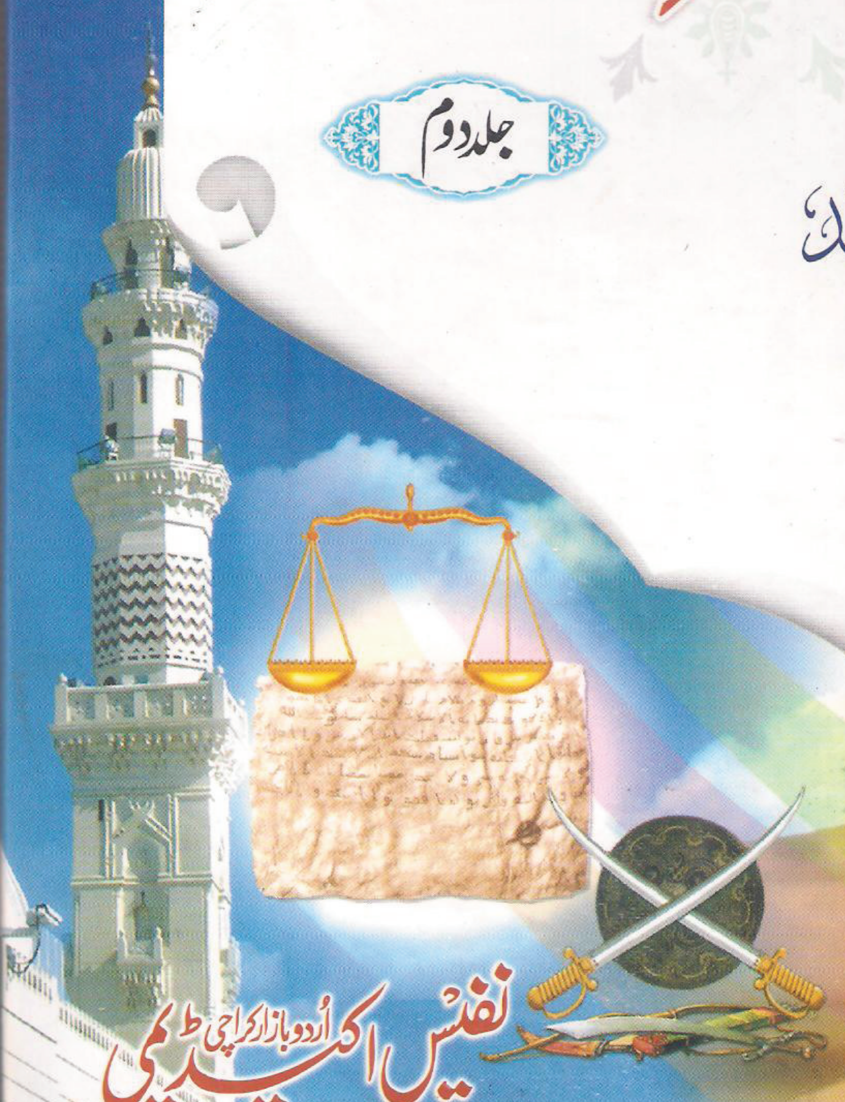
طبقات الکبریٰ

جلد دوم

مصنّف

محمد بن سعد

(المتوفی ۲۳۰ھ)



نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

طبقات ابنِ سعد

حصہ سوم

خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

علم طبقات وتراجم کی قدیم ترین کتاب ''طبقات ابن سعد'' کا وہ حصہ جس میں خلفائے راشدین' بدریین اور اجلائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احوال' انساب اوران کے دینی کارنامے درج ہیں۔

مُصنّف

محمد بن سعدؒ (المتوفی ۲۳۰ھ)

ترجمہ

علامہ عبداللہ العمادی مرحوم

نفیس اکیڈمی

اُردو بازار، کراچی

طبقات ابن سعد

نام کتاب	طبقات ابن سعد (حصہ سوم)
مصنف	علامہ محمد بن سعد المتوفی ۲۳۰ھ
مترجم	علامہ عبداللہ العمادی مرحوم
ناشر	نفیس اکیڈمی اردو بازار- کراچی
قیمت	/- روپے

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار، کراچی

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ:

ہبیرہ بن بریم سے مروی ہے کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ سنایا اور کہا کہ اے لوگو! کل ایک ایسا شخص تم سے جدا ہو گیا کہ نہ اوّلین اس سے آگے بڑھے نہ آخرین اسے پائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے میدان جنگ میں بھیجتے تھے اور اسے جھنڈا دیتے تھے‘ وہ اس وقت تک واپس نہیں کیا جاتا تھا تاوقتیکہ اللہ اسے فتح نہیں دیتا تھا‘ جبرئیل اس کے داہنی طرف رہتے تھے‘ اور میکائیل اس کی بائیں طرف۔ اس نے نہ چاندی چھوڑی نہ سونا‘ سوائے سات سو درہم کے جو اس کی عطا سے بچ گئے‘ جن سے اس کا ارادہ خادم خریدنے کا تھا۔

ہبیرہ بن بریم سے مروی ہے کہ جب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حسن بن علی رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے‘ منبر پر چڑھے اور کہا کہ اے لوگو! رات وہ شخص اٹھا لیا گیا جس سے نہ اوّلین آگے بڑھے اور نہ آخرین اسے پائیں گے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں بھیجتے تھے‘ اس کی داہنی طرف سے جبرئیل اسے پناہ میں لیتے تھے اور بائیں طرف سے میکائیل‘ وہ اس وقت تک نہیں پلٹتا تھا‘ جب تک اللہ اسے فتح نہ دے دیتا‘ اس نے سوائے سات سو درہم کے کچھ نہ چھوڑا‘ جس سے اس کا ارادہ خادم خریدنے کا تھا‘ وہ اس شب کو اٹھا لیا گیا جس میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی روح کو معراج ہوئی یعنی رمضان کی سترھویں شب۔

شیعانِ علی رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ دشمنانِ علی رضی اللہ عنہ (فرمان سیدنا حسن ابن علی رضی اللہ عنہ):

عمرو بن الاصم سے مروی ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ ابوالحسن علی رضی اللہ عنہ کے شیعوں میں سے کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ دابۃ الارض تھے اور وہ قیامت کے قبل پھر بھیجے جائیں گے تو انہوں نے کہا کہ وہ جھوٹے ہیں‘ یہ لوگ ان کے شیعہ نہیں ہیں‘ یہ لوگ ان کے دشمن ہیں۔ اگر ہمیں دوبارہ بھیجے جانے کا علم ہوتا تو نہ ہم ان کی میراث تقسیم کرتے اور نہ ان کی بیویوں کا نکاح کرتے۔

ابن سعد نے کہا کہ اسی طرح عمرو بن الاصم سے بھی روایت ہے۔ عمرو بن الاصم سے مروی ہے کہ میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس گیا جو عمرو بن حریث کے مکان میں تھے‘ ان سے میں نے کہا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ قیامت سے پہلے واپس آئیں گے‘ وہ ہنسے اور کہا کہ سبحان اللہ اگر ہمیں اس کا علم ہوتا تو نہ ہم ان کی عورتوں کا نکاح کرتے‘ اور نہ باہم ان کی میراث تقسیم کرتے۔

عبدالرحمٰن بن ملجم کا عبرت ناک انجام:

لوگوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ملجم قید خانے میں رہا‘ جب علی رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے‘ اور دفن کر دیے گئے تو حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے عبدالرحمٰن بن ملجم کو بلا بھیجا‘ اسے قید خانے سے نکالا کہ قتل کریں‘ لوگ جمع ہو گئے اور اس کے پاس مٹی کا تیل‘ بوریے اور آگ لائے‘ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اسے جلائیں گے تو عبداللہ بن جعفر‘ حسین بن علی اور محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دو کہ ہم اس سے اپنا دل ٹھنڈا کر لیں۔

عبداللہ بن جعفر نے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے مگر اس نے فریاد نہ کی اور نہ کچھ کلام کیا۔ اس کی آنکھوں میں گرم سلائی